# اخبار نور افشاں لودیانہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہو

نمبر ۲۷ | مطبوعہ ۴-جولائی ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۷



# نور افشاں

مطبوعہ ۴ جولائی ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ

---

امرتسر پنچ لکھتا ہو کہ ”بعض اخبارات نے گورنمنٹ کے اُس ریمارک پر توجہ کی ہو جو گورنمنٹ نے اخباروں کی رپورٹ میں دیسی اخباروں کے فحش کی نسبت افسوس کے ساتھ لکھا ہو۔ فی الحقیقت دیسی اخباروں کا ایک بڑا حصہ لیا ہو جو اخبار نویسی کے اصول کو مطلق نہیں سمجھتا۔ اور خصوصیت کے ساتھ پنچ اخباروں نے ظرافت کے معنے بالکل اُلٹے سمجھ رکھے ہیں۔ اور اسلئے فحش زیادہ تر انکے حصہ میں آیا ہو۔ مگر ساتھ ہی ہمیں یہہ ضرور کہنا پڑتا ہو کہ دیسی اخباروں میں اسوقت ایسے اخبارات بھی موجود ہیں جن پر اخبار نویسی کو فخر لازم ہو۔“ ہمعصر کا کہنا درست ہو اور ہم خوش ہیں کہ گورنمنٹ نے اسپر افسوس ظاہر کیا ہو۔ پر صرف اتنے ہی پر اکتفا نہ کرنا چاہیے بر عادل و نیک گورنمنٹ کو اس بُرائی کی سخت ممانعت بھی کرنی چاہیے بعض ہمعصر بیباکانہ بدکلمی میں زبان دراز ہو گئے ہیں کہ گالیاں بر ملا درج اخبار کرتے ہیں۔ اور فحش لطیفے اور قصے شائع کر دیتے ہیں جنکو کوئی صاحب حیا پڑھنا پسند نہیں کریگا ہم اپنے پیارے ہمعصروں کو بائبل کی اُس عمدہ نصیحت کیطرف توجہ دلاتے ہیں جو متی ۱۲ باب ۳۶-آیت میں لکھی ہو کہ ”ہر ایک بیہودہ بات جو کہ لوگ کہیں عدالت کے دن اُسکا حساب دینگے۔“ تو کتنا زیادہ ہر ایک بیہودہ بات کے لیئے جو لوگ لکھتے ہیں کہ جسکا بُرا اثر پبلک پر پڑتا ہو حساب دینا پڑیگا ❊

ملک جاپان میں مسیحی مذہب بڑی عجیب طرح پر ترقی کر رہا ہو اور ابتک ایسی ترقی کسی اور ملک میں دیکھنے میں نہیں آئی پنجاب مشن نیوز سے ہم ذیل کا نقشہ درج کرتے ہیں جو پادری والٹر اینڈریوز صاحب نے مقام ہیکوڈیٹ سے ہمعصر مذکور کو بھیجا ہو جس میں سال گذشتہ ماہ دسمبر تک کا شمار درج ہو ❊

| نام کلیسیا | خادم الدین | خود مختار کلیسیا | جو عیسائی ہوئے | طالب علم جو مسیحی اسکولوں میں | [illegible] | جملہ [illegible] |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ایسکوپولین | ۷۶ | ۶ | ۲۵۸۲ | ۱۰۹۴ | ۶ | ۳۸۱۷ |
| پریسبٹیرین | ۱۳۳ | ۳۵ | ۹۲۸۵ | ۵۱۲۸ | ۴۴ | ۲۰۹۳۴ |
| بپٹسٹ | ۴۳ | ۲ | ۱۲۴۷ | ۷۶۷ | ۹ | ۱۲۰۷ |
| کانگریگیشنل | ۸۱ | ۴۲ | ۷۲۴۳ | ۳۵۶۰ | ۴۹ | ۳۱۴۲۲ |
| میتھوڈسٹ | ۱۰۴ | ۹ | ۵۱۳۲ | ۵۹۷۵ | ۳۵ | ۷۰۷۰ |
| سوسائٹی آف فرینڈز | ۴ | | ۲۵ | ۱۱۸ | | ۱۳ |
| | ۴۴۱ | ۹۴ | ۲۵۵۱۴ | ۱۹۶۶۴ | ۱۴۲ | ۹۴۴۵۱ |

اسکے علاوہ جا بجا بہت سے مدارس بھی جاری ہیں جنمیں ۷۶۳۴ طلبا تعلیم پاتے ہیں ❊


بقیہ صفحہ ۱۰ پر دیکھو ❊

# پنڈت دیانند سرسوتی صاحب
## کی
# سوانح عمری
## پر
## ایک مختصر سا ریویو

یہہ رسالہ پنڈت دیانند سرسوتی کی سوانح عمری معہ نوٹس کسی دیودھرمی صاحب کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہی۔ اسپر کسی کا نام نہیں صرف یہہ لکھا ہی۔ کہ بھائی تیجا سنگھ صاحب کی فرمائش سے چھپا۔ ہمارے پاس یہہ رسالہ موصوف ریویو کیواسطے بھیجا گیا ہی۔ اسلئے ہم مختصراً یہہ ریویو لکھ دیتے ہیں ہمنے اُسکو شروع سے آخر تک بخوبی پڑہا ہی۔ رسالہ مذکور ۷۰ صفحہ کا ہی اور دراصل یہہ پنڈت صاحب کی سوانح عمری تو نہیں مگر اُنکی سوانح عمری پر بطور ایک ریویو کے ہی۔ اگر اسکا نام ریویو رکھا جاتا تو بہتر ہوتا۔ اسکے صفحہ ۴ میں مصنف خود لکھتا ہی کہ ”تاہم ان خیالات سے قطع نظر کرکے جسقدر اور اعتبار کے لائق موجودہ سوانح عمری ہمارے سامنے موجود ہی۔ اسپر ہم شرح اختصار کے ساتھ ریویو لکھتے ہیں“۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ درحقیقت یہہ ایک ریویو ہی +

رسالہ موصوف میں اول یہہ بات ظاہر کی گئی ہی۔ کہ کوئی معتبر سرگذشت پنڈت دیانند صاحب کی زندگی کی موجود نہیں ہی اور پنڈت صاحب کیطرف سے جو کچھ رسالہ تھیاسوفسٹ میں ایک مدت ہوئی کہ شائع ہو چکا تھا لالہ دولت رائے صاحب ممبر آریا سماج نے جمع کرکے اردو زبان میں مشتہر کر دیا جس پر یہہ رسالہ لکھا گیا۔ مصنف رسالہ نے اس کے غیر معتبر ہونیکی بابت دو دلیلیں پیش کی ہیں جو ہمکو بھی درست معلوم ہوتی ہیں۔ جنکا خلاصہ یہہ ہی (۱) کہ سوانح عمری ”خود نوشت“ ہی یعنے خود دیانند صاحب کی لکھی ہوئی ہی اسمیں احتمال کمی بیشی کا اسلئے ہو سکتا ہی کہ انسان اپنی کمزوریوں کو خود ایسا نہیں جان سکتا ہی جیسے دوسرے جان سکتے ہیں (۲) پنڈت دیانند سرسوتی صاحب نے جب کہ وے لاہور میں تھے اپنی واقعہ عمری لکچروں کے طور پر سنائی۔ یہہ شبہہ پیدا ہو سکتا ہی کہ اُنہوں نے اپنی بزرگی ظاہر کرنے کے لئے (کیونکہ وہ اس امر کی کوشش کرنے میں لگے ہوئے تھے کہ کسیطرح سے اُنکی باتوں کی شہرت ہو جاوے اور وے اپنا نیا مذہب کسی طرح پر مضبوط کریں) بہت کچھ نمک مرچ لگاکر اپنے حالات زندگی لوگوں کو سناتے ہونگے۔ اور اُن حالات کو بلا دلچسپ بنائے پبلک کے سامنے پیش کرنا غیر اغلب ہی +

اس رسالہ میں ۵ باتوں کا ذکر کیا گیا ہی (۱) پنڈت دیانند سرسوتی کی پیدائش کا (۲) بچپن ابتدائے تعلیم اور شادی (۳) ترک خانہ (۴) سنیاس دھارن کرنا اور (۵) سفر کرنے کا۔ اور چونکہ یہہ رسالہ نمبر اول ہی اسلئے یہہ معلوم ہو کہ اُسکے اور نمبر بھی شائع ہونگے +

طول کے خوف سے ہم سب باتوں پر بخوبی ریمارک نہیں دے سکتے لیکن تاہم انھیں سے چند ایک پر کچھ لکھنا مناسب سمجھ کر لکھتے ہیں۔ اپنی سوانح عمری لکھتے وقت پنڈت صاحب نے اپنے والد کا نام اور اپنے خاندان کے مسکن کا پتہ بتانے میں عذر کیا ہی۔ اسپر جو نوٹ مصنف نے لکھے ہیں غور طلب ہیں دیکھو صفحہ ۴ سے ۱۷ تک اسبات کے متعلق ۹۔ اعتراض بھی کئے ہیں جنکا جواب دینے کی کوئی آریا جرات نہ کریگا۔ اور اس بیان میں لالہ کنور دیال صاحب ممبر دھرم سبھا دہلی کے ایک آرٹیکل کا جو ۷۔ جون ۱۸۹۹؁ء میں لاہور کے ایک معزز اخبار میں چھپ چکا ہی ذکر ہی۔ جسمیں لالہ صاحب موصوف نے پنڈت دیانند صاحب کو ذات کے کاڑے ثابت کیا ہی۔ جو ایک قسم بھاٹ کی ہی۔ اور اسکے متعلق بہت سے اشارے پنڈت صاحب کی حالات زندگی سے نکالکر ثابت کر دیا ہی کہ درحقیقت اُنکی یہہ ہی ذات تھی۔ اور غور کی بات ہی کہ اگر آریوں کے پاس اسکے رد کرنے کا کوئی ثبوت ہوتا تو اسبات کہ ایک سال کا عرصہ گذر چکا ہی ضرور پیش کرتے۔ مگر تاہنوز اُسکی کسی آریا سے تردید نہیں کی گئی +

پھر ۱۷ صفحہ سے ۳۰ صفحہ تک پنڈت صاحب کے بچپن ابتدائی تعلیم اور شادی کی بابت جو مصنف صاحب نے چھوٹے چھوٹے نوٹ دیئے ہیں اگر اُن میں سے بعض ظریفانہ طور سے لکھے ہیں مگر حق کو خوب ظاہر کرتے ہیں۔ اور پنڈت صاحب کی سادگی طبیعت اُسکے بچپن کے حال سے بخوبی ثابت کی ہی۔ ناچ تماشے دیکھنے کے شوق کا بیان بھی کیا ہی۔ پھر پنڈت صاحب کے بیراگ کا ذکر کیا ہی کہ کسطرح پر اُنکو بیراگ ہوا اول تو اُنکی ہمشیرہ کا انتقال ہوا اور بعد ازاں اُنکے چچے صاحب بھی انتقال فرماگئے۔ ان موتوں کے سبب سے اسکی طبیعت میں بیراگ پیدا ہو گیا ماں باپ نے چاہا کہ شادی کر دیں۔ مگر پنڈت صاحب کا صریح انکار تھا۔ آخر کو جب گھر کے تمام لوگ شادی کروا دینے پر مجبور ہوئے۔ تو پنڈت صاحب گھر چھوڑکر بھاگ گئے بھاگنے کا سمت ۱۹۰۳ تھا +

اسکے بعد صفحہ ۳۰ سے ۴۰ تک گھر سے نکل کر بھاگنے کا حال درج ہی اس میں بھی کتنے ایک واقعات ایسے ہیں کہ جو بالکل بناوٹ اور خیالی معلوم ہوتے ہیں۔ انپر بھی مصنف صاحب نے خوب عمدہ نوٹ لکھے ہیں جنکو دیکھکر اُمید ہی کہ آریا آریائی مذہب کی صداقت میں ضرور (اگر انصاف پسند ہوں) فرق پادینگے +

پھر صفحہ ۴۰ سے ۴۴ تک سنیاس دھارن کرنے کا حال ہی۔ جب پنڈت صاحب نے اپنے گھر کو چھوڑا تھا۔ تو اُسوقت اُنکے دل میں سوا اس خیال کے کہ جاکر سنسکرت علم حاصل کروں اور کچھ خیال نہ تھا۔ لیکن اب سنیاس دھارن کرکے ہندوستان کا ریفارمر بننے کا خیال دل میں پیدا ہوا اور سنیاس دھارن بھی عجیب طور پر ہوا کہ ایک جنگل میں جہاں کہ سوا پنڈت صاحب اور ایک آدمی کے اور کوئی حاضر نہ تھا۔ سنیاس دھارا پر دیانند سرسوتی ایک سنیاسی

پنڈت دیانند صاحب سنیاس بنائے گئے۔ مگر اس شخص کا کچھ پتا نہیں کہ کون اور کہاں کا باشندہ تھا۔ اسکے بعد پنڈت صاحب کے دل میں یوگ ودیا سیکھنے کا شوق ہو گیا۔ اور انکی تلاش میں مشغول ہوئے ✣

اخر الامر ۲۴ صفحہ سے ۷۰ تک مختلف مقامات کے سفر کا اور جو واقعات اُن سفروں میں پیش آئے بیان کیا گیا ہے۔ اور جسطرح پنڈت صاحب یوگا نندیوں کی تلاش میں کہیں کہیں پھرتے رہے کبھی جنگلوں میں اور کبھی پہاڑوں میں اس بیان پر بھی بہت عمدہ نوٹس مصنف صاحب نے لکھے ہیں ✣

ہماری رائے میں یہہ رسالہ پنڈت دیانند صاحب کی "خود نوشت سوانح عمری" پر یہہ ایک عمدہ ریویو ہے۔ اور آریوں کے ساتھ گفتگو کرنے والوں کیواسطے عموماً اور خود آریوں کے غور کے لئے (جو دیانند صاحب پر بہت کچھ بھروسا رکھے ہوئے ہیں) خصوصاً فائدہ مند ہے۔ شائد کہ وے راستی اور سچائی سے غور و فکر کرکے ذرہ سخت ہٹ دھرمی کو جو اُنہوں نے اختیار کر رکھی ہے چھوڑ کر صداقت کے قایل ہو ویں اور راہ حق کی تلاش کریں۔ کیونکہ آجکل کے بہت تعلیم یافتہ صاحبان آریا ہو گئے ہیں اور اسمیں بڑا فخر سمجھتے ہیں۔ اگر وے اس رسالہ کو غور سے پڑھینگے تو اُمید ہے کہ وے دیانند صاحب پر اتنا بھروسا نہ کرینگے اور اپنے دین اور ایمان کو اُنپر یونہی تصدق نہ کرینگے ✣

اگر کسی صاحب کو اس رسالہ کے دیکھنے کا شوق ہو تو وہ مطبع اسلامی لاہور میں مولوی کرم بخش منیجر کے پاس لکھکر منگوالیں ✣

---

**چھہ چیزیں بغیر چھہ چیزوں کے بیفائدہ ہیں۔**

(۱) کنوا بغیر پانی کے (۲) دولت بغیر دینداری یا دھرم کے (۳) عبادت بغیر سچائی کے (۴) زندگی بغیر پاکیزگی کے۔ (۵) مسیحی بغیر مسیح کے (۶) اُمید بغیر مسیحی ایمان کے ✣

---

# مراسلات

## بقیہ عیسویت شافی قدرت ہے

---

## دفعہ ۱۴ ہمیشہ کی زندگی

(سلسلہ کیلئے دیکھو نور افشان نمبر ۲۹ ۱۸۹۵ء)

اسمیں شک نہیں کہ روح اور دماغ یعنی عقلی اور جسمانی اعمال باہم رشتہ دار ہیں اور بہت نزدیکی رشتہ رکھتے ہیں۔ لیکن کسطرح وے ایک دوسرے سے رشتہ رکھتے ہیں معترض مانتا ہے کہ **معلوم نہیں** روح اور دماغ کی نزدیک رشتہ داری اُنکی تطبیق نفسی کو شامل نہیں کرتی۔ یعنے اُس رشتہ سے یہہ ظاہر نہیں ہوتا کہ دونوں ایک ہی ہیں۔ اور اسلئے بہتیرے عالموں نے اس امر میں کوئی نتیجہ نکالنے کی جرأت نہیں کی✣ پھر جب ہم اُس تعلیم کا خیال کرتے ہیں جو مسیح کی زبان سے نکلی تو اپنے تئیں ایک اور ہی ملک میں پاتے ہیں۔ وہ اس جسمانی کو غیر جسمانی میں

✣ حاشیہ علاوہ اسکے اسبات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ لااتسنی اور فزیالوجی اس امر میں انسان کو صرف اسی دُنیا کی محبد و دیتے ہیں۔ اور آئندہ میں ہستی جتلاتے ہیں۔ سچ ہے کہ نہ فلاسفی اور نہ فزیالوجی اس زندگی سے پرے کی کچھ خبر دیسکتے ہیں اُنکی جستجو اور معلومات یقینی کی حد یہی زندگی ہے۔ سائنس نے ہمیشہ کی زندگی کے اصول اسقدر بے تو بتلائے اور مانا ہے کہ اگر وہ شرطیں موجود ہوں۔ اور پوری کی جاویں۔ تو نتیجہ ہمیشہ کی زندگی ہے۔ لیکن جب ان معلومات کی حد انتہائی تک نہ وہ محیط دیکھتا اور نہ وہ شرطیں جو اسکے مناسب ہیں تو اسکو مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ موت کے بعد نیستی ہے نہ کہ ہمیشہ کی زندگی۔ اس بے علمی اور نا اُمیدی کی حالت میں دین عیسوی خدا کی طرف سے ایک نعمت ہے جسنے "زندگی اور بقا کو روشن کر دیا" (۲۔ تمطاؤس ۱-۱۰) پس سائنس کی بیہ کمی دین پورا کرتا ہے ✣

نہیں کھینچتا پر انے عناصر اپنے جسم کی نسبت خواہ کیسے صاف اور لطیف ہوئے ہوں خدا کی بادشاہت کے وارث نہیں ہو سکتے۔ جو جسم سے ہے سو جسم ہے۔ وہ ایک نیا اور اصلی عامل پیش کرتا ہے۔ یعنے "وہ جسکے ساتھ خدا کا بیٹا ہے اُسکے ساتھ زندگی ہے اور وہ جسکے ساتھ بیٹا نہیں زندگی نہیں رکھتا۔" یہہ اُس شرط یا رشتہ کی تعریف ہے جو قبر پر پُل باندھنے والا ہے۔ اور یہہ جسمانی رشتہ نہیں روحانی رشتہ ہے پیدا ہونے سے نہیں لیکن سر نو پیدا ہونے سے حاصل ہوتا ہے نئی روح کے ذریعے فرزندی کے رشتہ سے وہ باپ کو جانتا ہے اور یہی ہمیشہ کی زندگی ہے۔ یہہ نہ صرف حقیقی رشتہ ہے۔ لیکن فقط یہی ممکن رشتہ ہے "کوئی باپ کو نہیں جانتا مگر بیٹا اور وہ جسپر بیٹا اُسے ظاہر کرنا چاہے۔" بس یہہ ایک رشتہ ہے جو کبھی موقوف نہ ہوگا۔ سائنس نے جو تعریف ہمیشہ کی زندگی کی بتلائی ہے وہ یہہ ہے کہ "کامل رشتہ کامل زندگی ہوگی اگر محیط میں کوئی تبدیلی نہ ہو سوائے ایسیوں کے جنکے مقابلہ کے لئے قدرتی ترکیب میں بھی اُسکے مطابق کی تبدیلیاں ہوں اور اگر وہ اپنی قوت میں جس سے وہ اُنکا مقابلہ کرے کبھی زایل نہ ہو تو ابدی زندگی اور ابدی عرفان ہوگا۔" اب روحانی آدمی **قیامت** اور **زندگی** والی فوق العادت خوبیاں رکھتا ہے۔ **قیامت** کے ذریعہ وہ محیط کی جسمانی حالت کی تبدیلیوں سے اور خوراک وغیرہ کی تبدیلیوں سے بچ نکلتا ہے جو قدرتی ترکیب کے عملوں کو روکنے والی ہیں۔ بس یہہ رشتہ سائنس اور مذہب دونوں کے دعووں کو پورا کرتا ہے۔ اس رشتہ کے لازوال ہونیکی بابت پولوس رسول یوں لکھتا ہے کہ "کون ہمکو مسیح کی محبت سے جدا کریگا۔ مصیبت یا تنگی یا ظلم یا کال یا ننگائی یا خطرہ یا تلوار؟" (رومیوں ۸: ۳۵) یعنے کیا محیط کی یہہ جسمانی تبدیلیاں جو قدرتی آدمی کو دھمکاتی ہیں روحانی آدمی کو ہلاک کر سکتی ہیں؟ نہیں۔ "بلکہ ہم ان سب چیزوں میں اُسکے وسیلے جسنے ہم سے محبت کی ہر غالب پر غالب ہیں۔ کیونکہ مجھکو یقین ہے کہ نہ موت نہ زندگی نہ فرشتے نہ حکومتیں

نہ قدرتیں اور نہ حال کی نہ استقبال کی چیزیں نہ بلندی نہ پستی اور نہ کوئی دوسرا مخلوق ہم کو خدا کی اُس محبت سے جو ہمارے خداوند یسوع مسیح میں ہی جدا کر سکیگا" (آیت ۲۷ و ۳۸ و ۳۹)

دوسرا سوال یہہ ہی کہ کامل رشتہ کا انسان کے لئے ایسا اعلی طور سے آنا بعضوں کے لئے اعتراض کا موجب ہی۔ اس تعلیم کی ابتدائی حالتیں اچھی صورت ظاہر کرتی ہیں۔ وہ بالکل نیچر کے موافق ہیں پر اگر نیچر ہی نے کامل رشتہ بھی دیا ہوتا تو یہہ امر قابل اعتراض نہ ہوتا۔ لیکن قدرتی محیط سے باہر ایک چیز کا حوالہ دینا کانشی نیوتشی کو ضایع کرتا ہی۔ اور اس سارے بیان میں ایک دائمی کمزوری کو ظاہر کرتا ہی +

معلوم ہو کہ وہ جسکو نیچر کہتے ہیں اس سے باہر جانا محیط سے باہر جانا نہیں ہی۔ نیچر محیط کا صرف ایک حصہ ہی۔ ایک اور بڑا حصہ ہی جسکو اگرچہ بعضے کہتے ہیں کہ اسکے ساتھ کچھ تعلق نہیں ہی تاہم اس سبب سے وہ غیر معنوی یا خلاف نیچر نہیں ہی عقلی اور اخلاقی عالم نباتات کو نامعلوم ہی تو بھی تحقیق ہی یہہ نہیں کہا جا سکتا کہ پودے کیلئے وہ خلاف نیچر ہی۔ تاہم یہہ کہا جا سکتا ہی کہ وہ نباتات کیلئے فوق النیچر ہی۔ فرزان جمادات کیلئے اور خدا انسان کیلئے فوق النیچر ہی۔ (اگر نیچر کو وسیع معنوں میں لیا جاوے تو جمادات اور نباتات اور انسان اور خدا سب نیچر ہی میں ہیں) پس یہہ اعتراض کچھ نہیں ہی۔ اور ہمیشہ کی زندگی کا خدا کی طرف سے دیا جانا نیچر کے موافق ہی +

حاصل کلام یہہ ہی کہ آدمی یعنے روحانی آدمی دو قسم کے تعلقات سے مسلح ہی۔ ایک قسم میں ابدیت کی وصف ہی اور دوسری دنیاوی ہی۔ پر اگر یہہ کسیطرح جدا نہ کئے جاویں تو دنیاوی ابدی کو روکتا اور خراب کرتا رہیگا۔ لہذا ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہونیکے لئے آخری تیاری اُن چیزوں (یا اجزا) کو ترک کرنے میں ہی جو ابدی نہیں ہیں۔ اور یہہ موت کے ذریعہ سے ہوتا ہی۔ تعلقات کے ناکامل یا ناقص ہونیکا نتیجہ موت ہی۔ لیکن "کامل تعلقات کامل زندگی ہی" اب دین عیسوی کا دعوی ہی کہ وہ موت کو نیست کرتا ہی۔ یعنے ناکاملیت یا نقص کو نیست کرتا ہی اس سے وہ سب رکاوٹیں جو ہمیشہ کی زندگی کی مانع ہیں دور ہو جاتی ہیں اور انسان اُسمیں دخل پاتا ہی۔ اور وہ چیز یا ذریعہ جو موت کے بعد ہمیشہ کی زندگی میں دخل دلاوے۔ گویا قبر پر سے پار ہونیکے لئے پل باندھے۔ وہ یہہ ہی۔ کہ "وے تجھکو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہی جانیں" + (باقی آئندہ)

راقم جی۔ آیل ٹھاکرداس گوجرانوالہ

---

# تحقیق مذہب

فی زمانہ علوم و فنون کو وہ رونق ہوئی ہی کہ آئندہ نسلوں میں اُنیسویں صدی بلاشبہ روشنی کا زمانہ کہلائیگی۔ جو راز سائنس نے اس زمانہ میں کھولے ہیں اور جو راستیاں محققوں نے دریافت کی ہیں وہ زمانہ سلف کے خواب و خیال میں بھی نہ آئی تھیں۔ بلی اے سائنس والو! تمہاری جانفشانیوں پر صاد ہی۔ تم نے کیا نہیں کر دکھایا۔ آسمان کے تارے توڑ لائے ہو اور پاتال کی خبریں دیتے ہو۔ تم نے پرندوں کیطرح ہوا میں پرواز کر دکھایا۔ اور ماہی کیطرح سمندر کی تہ میں جا پہنچایا۔ گرم ملکوں کے بیابانوں کی خاک کو تم نے چھان مارا۔ برفانی ملکوں کی نسبت معلومات کو وسعت دینے کی خاطر موت کا سامان کرکے چل پڑتے ہو۔ بڑی بڑی عرقریزیوں سے تم نے نیچر کی طاقتوں کو تابع کیا۔ صد آفرین ہی تمہاری جان نثاریوں کے +

اے ناظرین آپ کو معلوم ہی کہ اس ترقی کا بھید کیا ہی۔ اس کا سارا بھید یہی ہی کہ انسان اپنے حواس سے نیچر کا مشاہدہ کرتا ہی اور اپنی دماغی طاقتوں کو کام میں لاکر اشیاء کا باہم مقابلہ کرتا۔ اُن کو خاص قواعد کی قید میں لاکر ترتیب دیتا اور اُنکے تعلقات ایک دوسرے سے معلوم کرتا ہی۔ اس قاعدہ پر سائنس کی ترقی کا کل مدار ہی۔ اور جب سائنس کے محققین اس قاعدہ کو نظرانداز کرکے اپنی حدود سے تجاوز کرتے ہیں تب ہی غلط اور وہمی نتایج کا ظہور بھی ہوتا ہی اگر بعد تجسس کے کوئی شئے دریافت نہ ہو سکے تو نتیجہ یہہ ہوگا کہ وہ شئے دریافت نہیں ہوئی اور نہ یہہ کہ اُس شئے کی ہستی ہی نہیں۔ چنانچہ بعض اہل سائنس انسانی روح کی ہستی کی نسبت اس مغالطہ میں پھنس کر آپ برباد ہوئے ہیں اور اپنے ساتھ بہتوں کو لے ڈوبے ہیں +

جیسا دیدنی یا جسمانی عالم کے قوانین ہیں اور اُن کے انتظام کی خاص حد مقرر ہی۔ اسیطرح نادیدنی یا روحانی عالم کے قوانین بھی ہیں جو اول الذکر قوانین سے ویسا ہی فرق رکھتے ہیں جیسا کہ اُن کے نام سے مترشح ہوتا ہی۔ اسلئے روحانی عالم کی حقائق کو جسمانی عالم میں تلاش کرنا زندہ کو مردوں میں ڈھونڈنا ہی ہو سکتا ہی کہ کوئی شخص سائنس میں بڑا ماہر ہو اور اُسکے معلومات بہت وسیع ہوں۔ اور پھر بھی روحانی عالم میں بالکل درک نہ رکھے۔ مگر عوام ایسے عالموں کی تحقیقات پر ایسا فریفتہ ہو جاتے ہیں کہ روحانی عالم کی نسبت اُن کے غلط خیالات پر بھی خوشی سے آمنا و صدقنا کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ ایسے اہل سائنس اپنی بھاری ذمہواری کے لئے خدا کے حضور جوابدہ ہونگے +

اے میرے تعلیم یافتہ ہموطنو۔ جو علم تمہ پھیلائے ہوئے علم کا پیچھا کئے جاتے ہو۔ ذرا سوچو۔ کہ تم نے علم طبعی سے سیکھا کہ مشاہدہ اور تجربہ تحقیق کرنیکا بہترین طریقہ ہی۔ علم تواریخ نے تمکو ہزارہا گذشتہ سالوں کی واقعات سے واقف کیا۔ اب ان معلومات کو اس ڈھنگ پر کام میں لاؤ کہ روحانی عالم میں بھی تمہاری معلومات ترقی کریں۔ مسیحی مذہب تمہارے سامنے پیش کیا جاتا ہی۔ جسکا دعوی ہی کہ جو کوئی شکستہ و خستہ دل سے مسیح پر ایمان لاتا ہی موت سے گذر کر حیات ابدی پاتا ہی۔ لاکھوں اس مبارک تجربہ کو حاصل کر چکے ہیں۔ کیا تم سب کے پیچھے رہنا چاہتے ہو؟ اب تم بھی موجود کیطرح اس سچائی کو پرکھو اور اپنے لئے آپ تجربہ کرو۔ اگر نہیں تو تواریخی بنا پر مسیحی دین کی جستجو کرو۔ جو تعلیم یافتہ شخص فقط ایسے مسیحیوں کیطرف دیکھ کر مسیحی مذہب کی نسبت نتیجہ نکالتا ہی جو اپنے آپکو اور اوروں کو دھوکا دیتے ہیں اُس شخص میں حق کی جستجو کا اصول ہی قائم نہیں ہوا۔ اب بھی وقت ہی۔ اپنی غلطی

کی اصلاح کرلو۔ کس لئے غفلت میں اپنی جان برباد کرتے ہو؟ مگر یاد رکھنا کہ جب خدا اپنی محبت سے کوئی ایسی سچائی تم پر ظاہر کرے جو تمہاری ادراک سے بعید ہو تو فروتن ہوکر اُسے قبول کرو۔ کہ اے خدا میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تونے مجھ نالائق پر اس صداقت کو ظاہر کیا ہے۔ اور اگرچہ میں اُسے نہیں سمجھ سکتا لیکن تیرے ہاتھوں سے اُسے قبول کرنیکو تیار ہوں ✢

اگر بلحاظ علم ہستی یا ڈر دین تمہارے پیشوا ہیں تو دنیا کے سب بڑے روحانی عالم کے پیشوا کا کلام بھی سنو۔ یسوع ناصری کا قول ہے۔ کہ اُسے جو مجھہ پاس آتا ہے میں ہرگز نکال نہ دونگا۔ اور پھر یہہ کہ اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھہ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا میرا جوا اپنے اوپر لو اور مجھہ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے خاکسار ہوں تو تم اپنے جیوں میں آرام پاؤگے کیونکہ میرا جوا ملائم اور میرا بوجھہ ہلکا ہے۔ وہ ایسا استاد نہیں کہ اپنے شاگردوں کی کم لیاقتی یا دیر فہمی سے دق ہوکر اپنے حضور سے اُنہیں نکال دے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ وہ حلیم اور دل سے خاکسار ہے۔ جو کوئی اُسکے قدموں میں بیٹھکر اُسکے کلام پر دل لگاتا ہے۔ وہ ایسا حصہ چنتا ہے جو اُس سے پھر لیا نہ جائیگا۔ جو کوئی اُس کی آواز سنتا ہو وہ دیر نہ کرے ✢

ناصر از چکوال

---

## دیسی مسیحی واعظوں کے طریقوں کا بیان

گو کہ جہان کے نجات دینے والے خداوند نے اپنے صعود سے پہلے یہہ اخیر حکم کہ تم تمام دنیا میں جاکے ہر ایک مخلوق کو انجیل کی منادی کرو ایک عام حکم ہے جسکی تعلیم نہ صرف رسولوں پر فرض تھی بلکہ ہر ایک ایماندار مسیحی پر فرض ہے۔ تاہم بطور خاص یہہ کام جیسا کہ بعضوں نے سمجھہ رکھا ہے عام اور سرسری نہیں ہے۔ میری دانست میں دنیا میں سب سے زیادہ مشکل اور سب سے زیادہ آسان انجیل کی منادی کا کام ہے۔ مشکل تو اسلئے کہ واعظ کو بخوبی اس کام کی لیاقت یعنے پاک نوشتوں میں ماہر ہونا اور اُن صفتوں سے جو اس سنجیدہ خدمت کرنیوالے کے لئے ضرور ہیں موصوف ہونا ضرور ہے اور یہہ بھی کہ واعظ کے دل پر اور اُسکے کلام میں روح پاک کی تاثیر موثر اور نمایاں ہو۔ ورنہ بغیر ان باتوں کے کامیابی کی اُمید رکھنا خیال خام ہے۔ اور آسان اسلئے ہے کہ آجکل اکثر لوگوں کا یہہ خیال ہے کہ اگر ہم تھوڑا بہت اُردو یا ہندی پڑھ لیں تو بپتسما پانے کے بعد جھٹ پٹ اس کام کو کرنے لگینگے اور پریچروں کے زمرہ میں شامل ہوکے بہ سہولیت مشن سے تنخواہ پائینگے۔ مشنری صاحبان ایسے نو مریدوں کو جو نہ اپنے اگلے مذہب سے اور نہ مسیحی مذہب سے (جسکو انہوں نے خواہ کسی وجہ سے قبول کیا ہو) واقف ہیں منادی کے کام پر مامور کرنے میں بڑی غلطی کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی منادی سننے اور اُنسے گفتگو کرنے سے اکثر غیر اقوام کی نظر میں مسیحی دین سبک اور حقیر معلوم ہوتا ہے۔ جہانتک ممکن ہو ایسے بازاری واعظ مقرر کئے جائیں جو نہ صرف روحانی عیوب سے بلکہ جسمانی عیوب سے بھی پاک اور مبرّا ہوں۔ اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ ایک واعظ جو نابینا اور کانا وغیرہ ہے بازار میں ہندو مسلمانوں کے مجمع میں مسیح کے معجزات کا بیان کرتا کہ اُسنے یریحو شہر میں دو اندھوں کو اپنی کامل قدرت سے شفا بخشی تو فوراً لوگ غل مچانے لگے کہ صاحب پھر تمہاری آنکھہ کا علاج مسیح نے کیوں نہیں کیا باوجودیکہ تم اُسپر ایمان رکھتے ہو گو کہ ایسا کہنے والے لوگ صرف ٹھٹھے باز ہیں محقق نہیں تاہم تمام سامعین ہنسنے لگتے ہیں اور واعظ بچارہ کھسیانا ہوکے معترضین کو نامناسب جواب دیتا ہے۔ میں یہہ نہیں کہتا کہ ایسے لوگوں کو کوئی دینی خدمت دینا مناسب نہیں ہے لیکن یہہ کہ بازار کی منادی کے علاوہ اور کوئی کام اُنہیں دینا چاہئے۔ گرجا میں وعظ کرنے اور بازار میں منادی کرنے میں بڑا فرق ہے۔ یہہ بھی مناسب ہے کہ بازاری واعظ اپنا لباس صاف اور شائستہ اور سادہ رکھے۔ اور اگر ہندوستانی مسیحی واعظ منادی کیوقت ہندوستانی لباس پہنے ہو تو نہایت خوب ہوگا۔ بہر حال لباس صاف ہو۔ ایک روز جبکہ ایک شہر میں کئی مناد لوگ بازار میں منادی کرنیکو جانیوالے تھے حسب معمول پہلے دُعا مانگنے کو گرجا میں جو مقام منادی سے نزدیک تھا فراہم ہوئے اُن میں ایک مناد کے کپڑے باورچیوں یا حلوائیوں کے کپڑوں کی مانند تھے مشنری انچارج نے اُس سے فرمایا کہ کیا دھوبی مرگیا؟ لیکن مناد صاحب اسبات کو نہ سمجھے جبتک کہ صاف صاف اُنہیں وقت منادی صاف لباس رکھنے کی فہمائش نہ کی گئی۔ پھر ایک اور مناد کو دیکھا کہ میلے کپڑے پہنے ہوئے پاجامہ کا پائینچا ٹخنے سے لیکر آدھی پنڈلی تک اُدھڑا ہوا چپکن کے بٹن ٹوٹے ہوئے آنکھوں میں کیچڑ بھرا اور بازار کی منادی کے لئے تیار ہیں۔ مشنری صاحب نے فرمایا کہ تم شاید منادی میں لوگوں کو صفائی سے رہنے کی تعلیم دوگے لیکن خود اپنے بدن اور پوشاک کی صفائی کا کچھہ خیال نہیں کرتے ہو ✢

واعظ کو لازم ہے کہ بغیر خلوتی دُعا مانگے بازار میں منادی کرنیکو ہرگز نہ جائے۔ پہلے اُس بات پر خوب غور کرے جس پر منادی کرنیکا ارادہ ہو۔ مسیح مصلوب کے سوا اور کوئی اعلیٰ مقصد سامعین کے آگے پیش کرنیکا نہ ہو۔ میں نے ایک واعظ کو دیکھا جسنے قریب ایک گھنٹہ بازار میں وعظ کیا آدمی لسان اور خوش بیان تھا بہت باتیں ملامت اور نصیحت آمیز لوگوں کو سنائیں مگر افسوس کہ مسیح کا نام اُسکی تمام منادی میں ایک بار بھی اُسکی زبان پر نہ آیا۔ حالانکہ وہ ایک معزز مسیحی بپٹسٹ مشن کا واعظ تھا۔ مجھکو اُسکی منادی سُننے اور یوں مسیح مصلوب کے ذکر کو نظر انداز کر دینے اور صرف خدا یا پرمیشور کے نام سے تعلیم دینے سے بڑا افسوس اور خیال گذرا۔ دوسرے روز ایک برہمن نے جو اکثر ان باتوں پر غور کرتا مجھسے کہا کہ صاحب کل کے روز اُن نئے منادی کرنے والے صاحب نے بہت عمدہ منادی کی صرف پرمیشور کا نام تو بار بار اُنہوں نے لیا مگر عیسیٰ مسیح کا نام جیسا تم لوگ لیا کرتے ہو سُننے نہیں لیا ہم اُنکی منادی کو پسند کرتے ہیں۔ آپ لوگوں کی سب باتیں اچھی اور سُننے اور ماننے کے لائق ہیں لیکن مسیح کا نام لینے سے تم سب باتوں کو بگاڑ دیتے ہو ✢ (باقی آئندہ)

راقم

حسن علی سفیر از

اجمیر

# پُل تواریخ

مسیحی مذہب کے حق اور منجانب اللہ ہونیکے منکر سے ہر کوئی یہہ سوال کرنیکا مستحق ہے۔ کہ اگر مسیحی مذہب حق اور منجانب اللہ نہیں ہے تو وہ کہاں سے جاری ہوا اور دُنیا میں کیونکر موجود ہوا ہے؟ اُسکی بنا کیا ہے اور زمانہ حال میں وہ یورپ و امریکہ اور دوسرے ملکوں میں کیونکر موجود ہے؟ +

یہہ سوال کوئی ناچیز یا خفیف سوال نہیں ہے کیونکہ فی الحال اس مذہب پر پینتیس ۳۵ کروڑ پچاس لاکھ بنی آدم جو کرہ زمین پر بستے اعتقاد رکھتے ہیں۔ وے لوگ وحشی نہیں ہیں بلکہ تعلیم یافتہ اور مہذب قومیں ہیں اور روئے زمین کے سب سے عمدہ اور شریف لوگوں میں سے ہیں اور ایسی قومیں ہیں جو علم و ہنر اور تہذیب میں فائق اور لائق ہیں۔ پس یہہ کیونکر واقع ہوا کہ ان قوموں نے مسیحی مذہب پر اعتقاد کیا اور یہہ مذہب دنیا میں کیونکر اور کہاں سے آیا؟ +

اس سوال کے جواب میں دو قیاس پیش کئے گئے ہیں ایک تو آفتابی قیاس ہے جسکو انگریزی میں سَن تھیوری کہتے اور دوسرا مصنوعی قیاس جسکو میتھکل تھیوری کہتے ہیں۔ لازم ہے کہ ہم پہلے اس پُرانے آفتابی قیاس پر غور کریں۔ اس قیاس کا موجد ایک مشہور شخص سر ولیم ڈرمنڈ ہے جنے اُسکو ایک نکتہ چین شتلاشیوں کی جماعت محدودہ کے لئے اپنی تصنیف اوڈیپس جوڈیکس میں بیان کیا ہے۔ اور گاڈفری ہیگن صاحب ساکن اسکل کو واقع انگلستان نے بیس برس تک جان فشانی کرکے اسی آفتابی قیاس کے بیان میں ایک کتاب بنام انیکالپس تصنیف کی ہے +

آفتابی قیاس کا انگلستان میں زیادہ شہرہ پانا ایک شخص سے جو اکثر اپنے تئیں ریورنڈ یعنے پادری کے لقب سے ملقب کرتا تھا منسوب ہے یعنے ریورنڈ رابرٹ ٹیلر صاحب جنّے کسی یونیورسٹی میں تعلیم پاکر خادم دین کا عہدہ حاصل کیا لیکن بدعتی ہوکر اس خدمت کو چھوڑ دیا اور لندن میں پہنچکر آزاد خیالی کی تعلیم دیتا رہا سنہ ۱۸۲۲ء سے لیکر ۱۸۳۲ء تک اُسنے علانیہ اُس زمانہ کے ایک مشہور ہال روٹنڈا نامی میں جو بلاک فرئیرس پل کے دکھن سمت واقع ہے اور دار السلطنت کی اور عام جگہوں میں اس خیال کی تعلیم دی اور ایک کتاب بھی بنام ڈائجیس آفتابی قیاس کے بیان اور حمائت میں تصنیف و تشہیر کی +

اب تم سوال کروگے کہ یہہ آفتابی قیاس کیا ہے؟ وہ یہہ ہے کہ فی الواقع کوئی حقیقی انسان یسوع ناصری دنیا میں کبھی موجود نہیں ہوا اور کہ مسیح کا بیان صرف آفتاب کا ایک اظہار و بیان ہے جیسا کہ ہندوؤں کا خیال کرشن مصریوں کا اوسیرس فارسیوں کا متھرس یونانیوں کا نیس اپولو اور یہہ مسیح وہی سورج دیوتا ہے جسکو ہمارے انگلو سکسن باپ دادا اتوار کے روز پوجا کرتے تھے۔ یسوع مسیح فقط کا ایک فرضی نام ہے اور اس نام کا کوئی حقیقی انسان ہرگز موجود نہیں ہوا اور عیسائی مذہب صرف سورج کی ایک پرانی کہانی ہے جو قدیم قوموں کے دیومالا کو بار بار دُہرانے سے آخرکو اس نئی مسیحیت کی شکل اور بھیس میں نمودار ہوگئی ہے جو المختصر خفیف تبدیل سے صرف ایک بت پرستی ہے +

تم کہوگے کیا ٹیلر صاحب اور اُنکے متقدمین کے پاس اس خیال کی سچائی کی کوئی دلیل نہیں ہے جسپر یہہ خیال مبنی ہو؟ دلیل تو کوئی نہیں بلکہ صرف خیال ہی خیال ہے مثلاً ایسے خیال کہ کہتے ہیں یسوع ناصری بارہ حواری رکھتا تھا اور اُن کے درمیان آیا جایا کرتا تھا یہہ صرف وہی آفتاب کا منطق البروج میں آنا جانا اور اپنی باری پر بارہ تقویمی مہینوں کا لانا ہے۔ پھر اس یسوع ناصری کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ وہ مرگیا اور پھر جی اُٹھا اور یہہ صرف آفتاب کا غروب ہونا اور طلوع ہونا ہے۔ اس الہٰی طفل کے لئے کرسمس کے وقت پیدا ہونا بیان کیا گیا ہے جبکہ آفتاب اپنا سالیانہ دَور پورا کرچکا اور دن پورے ہوگئے ہیں یہہ وہی آفتاب ہے جسکے لئے کہہ سکتے ہیں کہ سب سے چھوٹے دنوں میں پھر سر نو پیدا ہوتا ہے + باقی آئندہ

راقــــــم

حسن علی سفیر۔ از اجمیر

---

# مُبشّر انجیل

مسٹر اڈیٹر۔

میں اور میرے تمام غیرت مند مسیحی بھائی سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ کے بہت ممنون ہیں۔ کہ اُنہوں نے رسالہ مبشر انجیل کی اُجرت بغیر منافع کے (صرف اُسکا خرچ) لینا قبول کی۔ جزاک اللہ۔ ایک تو یہہ سرگرم مسیحی ہیں۔ ایک وہ ہیں کہ چمڑی جان جائے تو جائے مگر نہ دیں پائی۔ میں نے دو تین شخصوں سے جنمیں سے ایک پادری ایک کیٹی کسٹ ایک دنیا دار اور بہت متمول ہیں رسالہ مذکور کیواسطے جو خداوند مسیح کے جلال کے ظاہر کرنیکا ایک وسیلہ ہوگا سخاوت کی مدد چاہی جنہوں نے ایسے نامعقول جواب دیئے۔ کہ مجھے شرم معلوم ہوتی ہے کہ میں اُنہیں عیسائی کہوں خیر وہ خدا سے انعام بھی ایسا ہی حاصل کرینگے۔ یہہ مسیحی غنیمت نہیں ہیں۔ نہ معلوم ہمارے دیسی بھائی کب خدا کے کلام کو زندہ ثابت کرینگے +

سبکی نسبت میں نہیں کہتا۔ الا بعض ایسے ہیں۔ بہت ایسے بھی ہیں کہ جنہوں نے اپنا جان مال خدا کے تصدق کر رکھا ہے۔ چنانچہ پادری حمید الدین صاحب نہائت عاجزی سے تحریر فرماتے ہیں کہ "مسٹر واعظ۔ میں کیا اور میری حیثیت کیا کہ اپنے خداوند کے واسطے کچھ کرسکوں۔ لیکن جو کچھ ہوں۔ اور جو کچھ میرا ہے میرے خداوند کا ہے۔ آپ مبشر انجیل کیواسطے میری طرف سے ایک روپیہ سالانہ قبول کریں۔ میں نہائت خوشی اور فخر سے دیتا ہوں۔ اور وقت پر بھیجدونگا۔ آپ میرا نام خریداران رسالہ میں درج کریں۔ سلام"۔ ایسے ہی ڈاکٹر نجم الدین صاحب ڈیرہ غازیخاں سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "پیارے واعظ میں خوشی سے آپ کے رسالہ کا خریدار ہوتا ہوں۔ میں مسیح خداوند کے غلاموں کا غلام ہونے کے لائق نہیں۔ اُسکی کیا خدمت کرسکتا ہوں۔ میں اپنی غریبی سے جو درحقیقت مسیح میں ہوکر امیری ہے۔ آٹھ روپیہ سالانہ دیا کرونگا۔ آپ کو خدا کامیاب کرے۔ والسلام" +

دوسرے مسیحی بھائیوں سے میری عرض ہے کہ خداوند

کیواسطے ہمت کریں۔ میں خداوند کے واسطے آپکی کمائی سے اُسکے کام کے لئے آپکی فیاض دلی اور سخاوت پر بھروسا رکھکے یہہ مدد چاہتا ہوں۔ جو کچھہ آپ دینا چاہیں۔ منصف شیر سنگھہ صاحب کے پاس بٹالہ میں بھیجدیجئے۔ روپیہ کے معاملہ میں اُنکی تحریر اور رسید وغیرہ پوری سند ہوگی۔ آپ توجہ سے اُنکے پاس روپیہ بھیجنا شروع کریں۔ رسید نورافشاں میں بھی شایع ہوا کریگی۔ خدا آپکا بھلا کرے ✣

نارووال۔ ضلع سیالکوٹ
۲۳۔ جون ۱۸۸۹ء

صلیب کا خادم
فقیر واعظ

---

# کارسپانڈنس

(نامہ نگاروں کی تحریر کا ایڈیٹر ذمہ وار نہیں)

## قنوجیا برہمن محمدی قصاب

ای معزز ایڈیٹر و پیارے ناظرین آج ہم آپکو ایک دلچسپ واقعہ دکھاتے ہیں۔ ہفتہ عشرہ میں ہمکو گوالیار سٹیٹ کیجانب جانیکا اتفاق ہوا۔ اس سٹیٹ میں ایک معافی کا گاؤں بڈھ پوری مشہور و معروف ہے۔ اسمیں خاصکر کے قنوجیا برہمن بود و باش کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا یہہ دستور ہے۔ کہ جبتک چار سو روپیہ کم از کم تین سو ہو دیں۔ اُسوقت تک لڑکی کی شادی نہیں کرتے چنانچہ گاؤں ہذا میں ایک لڑکی ۸۰ برس کی ہنوز موجود ہے جسکی شادی نہیں ہوئی ہے۔ ایسا ہی ایک اور دلچسپ واقعہ چشم دیدہ آپکو دکھاتے ہیں۔ ایک لڑکی جسکا سن ۱۳ برس کا اور ایک پنڈت صاحب جنکا سن قریباً ۴۳ برس کا ہے۔ دولہا دُلہن بنینگے۔ ہمارا یہہ کام نہیں کہ کسی کے بیاہ شادی میں مداخلت کریں۔ مگر چونکہ پنڈت صاحب دیانندی ہیں۔ لہذا مناسب ہے کہ کچھہ بطور دُعا عرض کریں۔ کیونکہ دیانندی صاحبان آپ گئو رکھیا کی بابت تو بہت کچھہ سعی و کوشش کرتے ہیں۔ مگر دختر رکھیا کی بابت کچھہ بھی فکر نہیں۔ آپ میں اور محمدی قصابوں میں کیا کچھہ فرق ہے وہ گائے کشی کرتے ہیں۔ آپ دختر کشی۔ کاش کہ خدا کرے یہہ دیانندی دختر کشی سے باز آدیں ✣

راقم نامہ نگار۔ اٹاوہ

---

# تصیح

جناب ایڈیٹر صاحب۔

تسلیم۔ عرض ضروری جانکر متکلف خدمت ہوں کہ نسخہ دلپذیر بے نظیر غذائے روح مولفہ جناب مولوی صفدر علی صاحب جو فی الحال چرچ مشن کا نگر گیشنل پریس الہ آباد میں چھپی ہے صاحب ممدوح نے بطور ہدیہ کمترین کے پاس بھی ایک جلد ارسال فرمائی ہے۔ واقعی اگلے نسخہ کی نسبت بہت عمدہ خوش خط اور ضخیم ہے مگر افسوس ہے کہ یہہ بھی اکثر غلطیوں سے مبرا نہیں ہے۔ میں دیگر مسیحی شعراء نامدار کی تصنیفات کی نسبت تو کچھہ نہیں کہہ سکتا مگر چونکہ میں اپنی تصنیفات کا جو اُسمیں مندرج ہیں ذمہ وار ہوں لہذا جو غلطیاں سہواً بندہ کی غزلوں میں اس طبع میں پائی گئیں اُن کی تصیح کے لئے آپکے اخبار صداقت شعار سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں جانتا پس جن جن ناظرین نورافشاں کے پاس یہہ کتاب پہنچ گئی ہے وہ آپکے اخبار کے ذریعہ سے اُن اغلاط کو صحیح کرینگے ✣

۱۔ نمبر نظم ۵۳۔ اس غزل کا مطلع نادرد ہے اور وہ یہہ۔

قبول دل سے ایمان مسیحا۔ بڑھو دو زات قربان مسیحا۔

۲۔ نمبر نظم ۱۳۸۔ یوں چاہئے۔

دریاک سے پھر کے میں جاؤں کہاں

۳۔ نمبر نظم ۲۲۷۔ اس غزل کا مقطع نادرد ہے اور وہ یہہ ہے

زہے طالع سفیر اپنے جو یہہ منصب ملا ہمکو۔
کہ ہم مصلوب عیسا کی خبر سب کو سناتے ہیں۔

۴۔ نمبر نظم ۱۸۸۔ یوں صحیح ہے۔

غنچہ لب بستہ دل کا وا [1] نہ ہوا ایک دم رہا۔

پس اگر آپ ان اغلاط کو صحیح کرنے کے لئے نیاز نامہ ہذا کو بجنسہ درج اخبار فرمائینگے تو موجب عنایت ہوگا۔ زیادہ تسلیم

بندہ حسن علی سفیر

---

# خبریں

**خبر ہے** کہ پریس کمشنر کا دفتر پھر قایم ہوگا۔ **مہاراجہ** صاحب ہلکر نے تین ہزار روپیہ ضلع گنجام کے قحط زدگان کی امداد کے لئے دیا۔ **بمبئی** میں ایک متمول برہمن کی زوجہ اپنے شوہر کی وفات پر افیون کھاکے ستی ہوئی۔ **یکم جون** سے پنجاب میں تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کو ۳؎ روزانہ الاؤنس ملنے کی منظوری ہوگئی ہے۔ **جون** یکم سے ناگپور کے مشن اسکول میں تعلیم زراعت شروع ہوئی۔ اُسکی تقلید دیگر مدارس میں بھی ہو تو بہتر ہے۔ **سررشتہ** تعلیم مدراس میں ایک دیسی عورت انسپکٹرس مدارس ہوئی۔ **مدراس** میں ملکی فوج کی تقلید پر ہندو واعظوں کی جماعت قائم ہوئی۔ **مہاراجہ** صاحب کشمیر کا ارادہ پارلیمنٹ تک چارہ جوئی کرنے کا ہے۔ **روس** اپنی مغربی سرحد پر فوج کثیر جمع کررہا ہے۔ غالباً قسطنطنیہ کے حملہ کے لئے۔ **لکھنؤ** سے سخت ڈاکہ زنی کی خبر آئی ہے۔ انتظام پولیس کا اندھیر۔ **انبالہ** تحصیل کے ایک معزز ساہوکار و زخمی کرکے ڈاکو قتل کرکے مفرور ہوگئے۔ **لاہور** میں ان دنوں ہیضے کا خوب زور و شور ہے۔ **بقول** دوست ہند۔ مدراس میں تین یورپین چور گرفتار ہوئے نورافشاں۔ پھر کیا تعجب۔ اپر برما میں ہزار ڈاکو اور معلوم ہوئے ہیں۔ **مسٹر** بریڈلا نے اپنی سالانہ تجویز میں پیش کیا کہ نسلاً بعد نسلاً پنشن ملنا چاہئے۔ نورافشاں۔ بس تو پھر بیچارے پنشنخوار صاحبان کے شاہزادے جو آگے ہی خراب خستہ ہورہے تھے اب گئے گذرے۔ **جھجر** کے متصل دیہات میں ہیضہ کا بڑا زور ہے **ولایت** میں عورتیں ممبری پارلیمنٹ کی کوشش کررہی ہیں۔ **ست دھرم** پرچارک کا ایک نامہ نگار گوشت کھانے

[1] وا یعنی کھلا ہوا۔

والے کریوں کو آتار پہ لکھتا ہے۔ اور جو گوشت نہ کھا دیں چاہے وہ آریا سماج کے ممبر بھی نہ ہوں تو بھی وہ پکے آریا ہیں۔ واہ کیا خوب! - **بقول** عام راجہاٹ علاقہ جہان آباد میں ایک کھنڈر میں سے خزانہ ایک لاکھ کا ملا۔ **راولپنڈی** میں چیچک کا بڑا زور ہے۔ **کشمیر** کی کونسل میں پانچ ممبر مقرر ہوئے ہیں اُنمیں دو مہاراجہ کے بھائی اور تین برٹش گورنمنٹ کے نوکر ہیں۔ **لیڈی لینسڈاون** اُردو پڑھنے کی شائق ہیں۔ **کلکتہ** میں ایک بڑا عریض و طویل غبارہ تیار ہو رہا ہے اُسمیں ہر ایک خاص و عام کو سواری کا موقعہ دیا جائیگا۔ **شاہ** زار روس کی حقیقی برادر زادی کلاں کی شادی شاہ یونان سے ہو گئی۔ **ریاست** اسپو میں اشخاص وکالت پیشہ کے لئے شرط امتحان مقرر کر دی گئی۔ **لکھنؤ** میں ایک شخص کو ایک آنکھ سے کچھ نہیں سوجھتا تھا۔ اتفاقاً آتشزدگی سے اُسکا چہرہ جھلس گیا اور جس آنکھ سے کچھ نہیں سوجھتا تھا روشن ہو گئی جسکا سبب ظاہراً یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی رگ کا بال جل گیا ہوگا۔ **جموں** سے خبر آئی ہے کہ وزیر نشب سرن صاحب فوت ہو گئے۔ **بمبئی** کے تمام لوکل بنکوں نے اپنا سود بڑھا دیا۔ ایک سال کے ڈپازٹ کے لئے پانچ فیصدی کر دیا ہے۔ **کہتے** ہیں کہ بچہ پیدا ہوتے ہی اُسکو نمک ملکر نہلائیں تو پھر چیچک نہ نکلے۔ **افریقہ** میں ۴ لاکھ غلام ہر سال فروخت کئے جاتے ہیں اُنکی گرفتاری میں ۲۰ لاکھ قتل ہوتے ہیں تب ۴ لاکھ پکڑے جاتے ہیں۔ گرفتار شدہ غلاموں میں بدصورت یا ناکارہ کو مار ڈالتے ہیں۔ انگلستان اس حالت کو نہیں دیکھ سکتا وہ اسکی بیخ کنی ضرور کریگا۔ **کانگرس والوں کا عجیب رزولیوشن** کہتے ہیں کہ آئندہ جلسہ کانگرس میں یہہ رزولیوشن پاس ہوگا کہ کانگرس کے ڈیلیگیٹوں میں سے جو شخص ہندوستان کے علاوہ ملکوں کا کا غذ یا نمک یا چھتری یا روشنائی یا کپڑا استعمال کریگا تو فی قصور اُسکو پچاس روپیہ جرمانہ کیا جاویگا۔ **ایک** جاپانی نے اپنی بیس برس کی محنت اور کوشش کے بعد ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے جسکو لگا کر آدمی پانی پر گھنٹے میں تین میل چل سکتا ہے۔ اس آلہ کا وزن ایک سیر سے زیادہ ہے۔ اور چلنے والا پانی پر بارہ یا تیرہ سیر کا بوجھ بھی اپنے ساتھ لیجا سکتا ہے۔ اگر پانی میں لہر زیادہ ہے تو وہ کبھی کبھی کمر تک ڈوب بھی جاویگا مگر غرق نہ ہوگا +

**پادری** آر۔ بیٹ مین صاحب کو جو متعلق سی۔ ایم۔ ایس کے مقام نارووال میں کام کرتے تھے بسبب ایک فروری تار کے جسمیں اُنکی میم صاحبہ کی علیل طبیعت کی غمناک خبر تھی۔ اچانک میں ولائت جانا پڑا۔ پنجاب کے تمام عیسائی اُن کی میم صاحبہ کی بیماری اور صاحب کی جدائی سے نہائت افسوس کرتے ہیں۔ خدا اپنا فضل اس سرگرم خادم الدین اور اُنکی میم صاحبہ پر کرے اور اُنکو تندرستی بخشے کہ وہ پھر اس ملک میں آکر خداوند کا کام کریں۔ امید کیجاتی ہے کہ صاحب موصوف موسم خزاں تک واپس آجاوینگے +

**ابکے** سال امتحان انٹرنس میں کلکتہ یونیورسٹی میں ۲۰ عورتیں پاس ہوئیں انمیں ۷۔ تو اول ڈویزن میں اور ۹ دویم میں اور ۴ سویم ڈویزن میں کامیاب ہوئیں + ا۔گ

**بریلی** میں ایک قصاب نے اپنے ایک شاگرد لڑکے کو قتل کیا +

**پچھلے** ماہ میں ۴۰ کتابیں بنگالہ میں طبع ہوئیں +

**شہر** پیرس میں تین ہزار راجوں نے دیعماروں کا کام بند کر دیا وہ کہتے ہیں کہ دن میں دس گھنٹے سے زیادہ کام نہ کرینگے اور اُجرت زیادہ چاہتے ہیں +

**مہاراجہ** صاحب فرودلی کو اُنکی ریاست کے کامل اختیارات حاصل ہوئے +

**کانٹن** میں ایک چینی نوکر اپنے آقا کا روپیہ چرا کر نگل جایا کرتا تھا۔ کہیں ایک روپیہ گلے میں اٹک گیا اور وہ مر گیا۔ پیٹ چاک کرنے سے ۲۴ روپیے اُسکے معدہ سے نکلے +

**نارووال** گرمی کی شدت سے پانی کا اسقدر خرچ ہے کہ شام کو سات آٹھ بجے کنوئیں کا پانی بالکل گدلا ہو جاتا ہے۔ کہ پیا نہیں جاتا +

# لودیانہ

**عرصہ** کئی سال کا گذرا کہ لودیانہ کلیسیا کے دیسی ممبران نے اپنے پاسٹر کیواسطے عسہ روپیہ ماہوار چندہ دینا منظور کیا تھا چنانچہ حسب وعدہ کلیسیا مذکور چندہ دیتی رہی۔ لیکن بڑی خوشی کا مقام ہے کہ اب کلیسیا نے اور بھی فیاضی کے لئے دل کھولا ہے اور قریب مو عسہ روپیہ کے چندہ جمع ہوتا ہے +

کچھ مدت ہوئی کہ پادری تجے۔ آئی ڈیلس صاحب پاسٹر سابق بمرضی خود اپنی پاسٹریت سے استعفا دیکر مشن کے کام میں داخل ہو گئے اور اب ایک نئے پاسٹر کے بلانیکی تجویز ہو رہی ہے +

**ہم نے** سُنا ہے کہ سررشتہ تعلیم کے **کوڈ** کے قاعدے کے مطابق جسکا پرشاد آریا سکول کی گرانٹ بہت کم ہو گئی ہے۔ صرف عسہ روپیہ اور کچھ آنے رہ گئے ہیں۔ اور سنسکرت کے لئے جو ہ عسہ روپیہ ملتے تھے وہ بھی بند ہو گئے۔ اگر یہہ سچ ہے تب تو اسکے منتظمان کو بڑی مشکل پیش آویگی۔ کیونکہ بلا امداد ایسے مدرسہ کا چلانا بہت مشکل ہے۔ مگر آریا صاحبان کی ہمت کے سامنے کچھ مشکل نہیں کیونکہ ہم خوشی سے دیکھتے ہیں کہ اُن کی طرف سے کہیں کوئی کالج اور کہیں کوئی آرفینیج اور کہیں کوئی اسکول کھولا جاتا ہے اور رفاہ عام میں بڑی کوشش کی جاتی ہے۔ ہم جیسا کہ اکثر ودیانندیوں کا خیال ہے اس مدرسہ سے مطلق حسد نہیں رکھتے بلکہ اسکی رونق دیکھنے میں خوش ہیں۔ کیونکہ یہہ تو ایک رفاہ عام کام ہے بشرطیکہ یہہ کام اس خیال سے کیا جاوے اور مشن کی حقیقت میں یہہ ہی غرض ہے۔ اگر مشن سے تعلیم یافتہ ہو کر نوجوان ایسے کاموں میں مشغول ہوں تو ایک طرح سے مشن کی غرض اُن کے وسیلہ سے پوری ہوگی +

**اس** ہفتہ میں بھی گرمی بہت شدت سے پڑتی رہی بادل جھومتے ہوئے آتے رہے اور بھاگ جاتے رہے۔ مگر بدھ کی صبح کو خوب دل کھول کے بارش ہوئی +

**صحت** اچھی نہیں۔ پیدائش ۱۶۔ اموات ۲۴

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ای۔ پی۔ نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا